72201 ـ قريب المرگ شخص كے پاس سورة يس كى تلاوت كرنا

سوال

ميں نے سوال نمبر (21870) كے جواب ميں پڑھا ہے كہ: (اگر كوئى مسلمان شخص قريب المرگ ہو تو قريب بيٹھا ہوئے شخص كے ليے اس پر سورة يس كى تلاوت كرنى مشروع ہے، كيونكہ اس سے روح نكلنے ميں آسانى پيدا ہو جاتى ہے، كيا اس كى كوئى دليل بھى ہے) ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جمہور علماء كرام (جن ميں احناف، شافعيہ، اور حنابلہ شامل ہيں) كا مسلك ہے كہ قريب المرگ شخص كے پاس سورة يس كى تلاوت كرنى مستحب ہے، انہوں نے بعض دلائل سے استدلال كيا ہے، ليكن يہ سب دلائل ضعيف ہيں:

مسند احمد اور ابو داود ميں معقل بن يسار رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث مروى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اپنى اموات پر يس پڑھا كرو "

مسند احمد حديث نمبر (19789) سنن ابو داود حديث نمبر (3121).

يہ حديث ضعيف ہے، اسے امام نووى رحمہ اللہ نے " الاذكار" ميں ضعيف قرار ديا ہے.

اور " التلخيص " ميں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ابن قطان نے اس كى علت اضطراب اور موقوف اور ابو عثمان اور اس كے باپ كے مجہول ہونا بيان كيا ہے، اور ابن العربى نے دار قطنى سے نقل كيا ہے كہ اس حديث كى سند ضعيف اور متن مجہول ہے، اور اس باب ميں كوئى بھى حديث صحيح نہيں " انتہى.

ديكھيں: التلخيص (2 / 104).

اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے بھى اسے ارواء الغليل ميں ضعيف قرار ديا ہے.

دیکھیں: ارواء الغلیل (688).

اور امام احمد نے صفوان رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں مجھے مشائخ نے بیان کیا کہ وہ غضیف بن الحارث الثمالی (جو کہ صحابی ہیں) کی موت کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے تو وہ کہنے لگے: کیا تم میں سے کوئی یس کی تلاوت کرتا ہے ؟

تو صالح بن شریح السکونی نے سورۃ یس کی تلاوت شروع کی اور جب وہ چالیس آیت کی تلاوت کر چکے تو ان کی روح قبض ہوگئی، راوی کہتے ہیں: تو مشائخ کہا کرتے تھے: جب میت کے پاس سورۃ یس کی تلاوت کی جائے تو اس کی بنا پر اس سے تخفیف ہو جاتی ہے.

صفوان رحمہ اللہ کہتے ہیں: اور عیسی بن معتز نے ابن معبد کے پاس سورۃ یس کی تلاوت کی تھی "

مسند احمد (4 / 105) حدیث نمبر (16521).

اور " الاصابۃ " میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کی سند حسن ہے.

دیکھیں: الاصابۃ (5 / 324).

اور مزید تفصیل کے لیے آپ المجموع للنووی (5 / 105) اور شرح المنتھی الارادات (1 / 341) اور حاشیۃ ابن عابدین (2 / 191) کا بھی مطالعہ کریں.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے:

" اور موت کے بعد میت پر قرآن مجید کی تلاوت بدعت ہے، بخلاف قریب الموت شخص کے، کیونکہ قریب المرگ شخص پر سورۃ یس کی تلاوت کرنا مستحب ہے " انتہی.

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (91).

علماء کا کہنا ہے کہ اس کے مستحب ہونے کا سبب یہ ہے کہ:

یہ سورۃ توحید اور روز قیامت دوبارہ اٹھنے اور توحید پر مرنے والے شخص کے لیے جنت کی خوشخبری پر مشتمل ہے، جو کہ درج ذیل آیت میں بیان کی گئی ہے:

کاش میری قوم کو بھی علم ہو جاتا کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے .

تو اس سے روح خوش ہو جاتی ہے اور اس کا نکلنا آسان ہو جاتا ہے.

دیکھیں: مطالب اولی النھی (1 / 837).

اور امام مالك رحمہ اللہ نے قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ یس یا کوئی اور سورۃ تلاوت کرنا مکروہ کہا ہے، کیونکہ اس سلسلے میں جو احادیث وارد ہیں وہ ضعیف ہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ (مدینہ کے) لوگوں کا عمل نہیں ہے.

دیکھیں: الفواکہ الدوانی (1 / 284) شرح مختصر خلیل (2 / 137)

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی " احکام الجنائز " میں کہتے ہیں:

" اور رہا مسئلہ اس (یعنی قریب المرگ شخص) کے پاس سورۃ یس کی قرآت کا، اور اس کا رخ قبلہ کی جانب کرنے کا تو اس میں کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ملتی " انتہی.

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا:

کیا قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ (یس) کی تلاوت کرنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ (یس) کی تلاوت کرنے کے متعلق معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث آئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے مرنے والوں پر سورۃ یس کی تلاوت کیا کرو "

کچھ لوگوں نے اسے صحیح قرار دیا اور خیال کیا ہے اس کی سند جید ہے، اور ابو عثمان نھدی عن معقل بن یسار کی روایت میں سے ہے، اور بعض دوسرے لوگوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ راوی ابو عثمان نھدی نہیں بلکہ کوئی اور مجھول شخص ہے.

چنانچہ اس سلسلے میں معروف حدیث ابو عثمان کی جھالت کی بنا پر ضعیف ہے، اس لیے مرنے والوں پر سورۃ یس کی تلاوت کرنا مستحب نہیں، اور جو شخص اسے مستحب کہتا ہے اس نے حدیث صحیح ہونے کے خیال سے اسے مستحب قرار دیا ہے.

لیکن مریض کے پاس قرآن مجید پڑھنا ایك اچھی چیز ہے، ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس سے مریض کو فائدہ دے، لیکن سورۃ یس کی تخصیص کر لینا یہ صحیح نہیں، اس میں وارد شدہ حدیث ضعیف ہے، لہذا سورۃ یس کی تخصیص کرنے کی کوئی وجہ نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (13 / 93).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

کیا قریب المرگ کے پاس سورۃ (یس) کی تلاوت کرنا سنت سے ثابت ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ (یس) کی تلاوت بہت سے علماء کرام کے ہاں سنت ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اپنے مرنے والوں پر یس کی تلاوت کیا کرو "

لیکن یہ حدیث صحیح نہیں، بعض علماء نے اس میں کلام کی اور اسے ضعیف قرار دیا ہے، تو جس نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اس کے ہاں سورۃ یس کی تلاوت سنت ہے، اور جس نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اس کے نزدیك سنت نہیں, واللہ اعلم " انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (17 / 72).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" اپنے مرنے والوں پر یس کی تلاوت کرو "

یہ حدیث ضعیف ہے، اس میں کچھ ضعف پایا جاتا ہے، اور اگر حدیث صحیح ہو تو پھر سورۃ یس تلاوت کرنے کی جگہ اور وقت وہ ہے جب میت حالت نزع میں ہو، تو اس پر سورۃ یس کی تلاوت کی جائے، اہل علم کا کہنا ہے:

اس میں فائدہ یہ ہے کہ روح آسانی سے نکل جاتی ہے، کیونکہ اس سورۃ میں یہ آیت اور فرمان باری تعالی ہے:

کہا گیا تو جنت میں داخل ہو جا، اس نے کہا کاش میری قوم کو بھے یہ علم ہو جاتا کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے، اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا ہے .

تو اگر یہ حدیث صحیح ہو تو قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ یس پڑھے، لیکن قبر پر پڑھنے کی تو کوئی اصل نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (17 / 74).

واللہ اعلم .